واعظ الجمعۃ
مسجدِ اقصیٰ
بیت المقدِس اور موجودہ صورتحال
از: مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

مسجدِ اقصیٰ، بیت المقدِس اور موجودہ صورتحال

از:

مفتی عبدالرشید ہمایوں المدنی

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

مسجدِ اقصی، بیت المقدِس اور موجودہ صورتحال

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبِهِ أجمعين.

فلسطین... سرزمینِ انبیاء علیہم السلام

برادرانِ اسلام! ارضِ فلسطین وہ مقدّس خطّہ ہے، جسے بے شمار انبیائے کرام علیہم السلام کی زیارت اور قدم بوسی کا شرف حاصل ہے، یہ وہ سرزمین ہے جہاں متعدّد انبیاء علیہم السلام تبلیغِ دین کے سلسلہ میں تشریف لائے، اور اسے اپنا مَسکن ومَدفن بنایا، یہاں وہ مقدّس مقامات ہیں، جو یہود، نصاریٰ اور مسلمانوں کے لیے ادب، احترام اور عقیدت کا مرکز ہیں، یہی وہ خطّہ ہے جہاں حضرت سیّدنا عیسی علیہ السلام کی "بیت اللحم میں ولادتِ باسعادت ہوئی"، "دیوارِ گریہ" اور "ہیکلِ سلیمانی" کے یہودی تصوّر کا تعلّق بھی اسی سر زمین سے ہے، مسلمانوں کا قبلۂ اوّل "بیت المقدس" بھی یہیں واقع ہے، مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے سفرِ معراج میں کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء ورُسل علیہم السلام کی جس مسجد میں امامت فرمائی، وہ معروف "مسجدِ اقصی" بھی اسی سرزمین پر واقع ہے، یہ وہ مقدّس ارضِ پاک ہے جہاں ہزاروں فرشتے نازل ہوئے، نُزولِ وحی اور خیر وبرکت کا

عظیم سلسلہ بھی یہیں رہا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَاؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ﴾[1] "اُسے پاکی ہے جو راتوں رات اپنے بندے کو مسجدِ حرام (خانۂ کعبہ) سے مسجدِ اقصیٰ (بیت المقدس) تک لے گیا، جس کے اِرد گِرد ہم نے برکت رکھی ہے"۔اس آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مسجدِ اقصی کے ساتھ ساتھ اس کے اِرد گِرد کی سر زمین یعنی فلسطین، شام، اُردُن، لبنان اور مصر وغیرہ کا علاقہ بھی بابرکت ہے۔

فلسطین اور بلادِ شام کی سرزمین میں خیر وبرکت کے بارے میں ارشاد فرمایا: ﴿وَ لِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ عَاصِفَةً تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَاؕ وَ كُنَّا بِكُلِّ شَیْءٍ عٰلِمِیْنَ﴾[2] "سلیمان کے لیے تیز ہوا مسخّر کردی، کہ اس کے حکم سے اس سر زمین کی طرف چلتی جس میں ہم نے برکت رکھی، اور ہمیں ہر چیز معلوم ہے!"۔

حضراتِ گرامی قدر! نبئ کریم ﷺ کے مبارک دَور میں فلسطین بلادِ شام کا حصّہ تھا، اس سرزمین کی خیر وبرکت پر دلالت کرتی ایک اَور آیتِ مبارکہ میں اللہ ربّ العالمین نے ارشاد فرمایا: ﴿وَ نَجَّیْنٰهُ وَ لُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا لِلْعٰلَمِیْنَ﴾[3] "ہم نے اُسے (حضرت ابراہیم علیہ السلام) اور لُوط کو نَجات بخشی، اُس زمین کی طرف جس میں ہم نے جہاں والوں کے لیے برکت رکھی!"۔

صدر الاَفاضل مفتی سیّد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "اس زمین سے سرزمینِ شام مراد ہے۔ یہاں کثرت سے

---

(۱) پ ۱۵، بني إسرائيل: ۱.
(۲) پ ۱۷، الأنبياء: ۸۱.
(۳) پ ۱۷، الأنبياء: ۷۱.

انبیاء ہوئے، اور تمام جہان میں ان کی دینی برکات پہنچیں، اور سرسبز و شادابی کے اعتبار سے بھی یہ خطّہ دوسرے خطوں پر فائق ہے، یہاں کثرت سے نہریں ہیں، پانی پاکیزہ اور خوشگوار ہے، درختوں اور پھلوں کی کثرت ہے۔ حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے مقامِ فلسطین میں نُزول فرمایا، اور حضرت سیّدنا لُوط علیہ السلام نے مؤتفکہ میں"[1]۔

فلسطین کا محلِّ وُقوع

میرے محترم بھائیو! فلسطین دنیا کے قدیم ترین ممالک میں سے ایک ہے، اس ملک کو بارہا عُروج وزَوال کا سامنا کرنا پڑا، آخری بار خلافتِ عثمانیہ کے زَوال کے بعد انگریزوں اور فرانسیسیوں نے اس پر قبضہ کرلیا، ۱۹۴۸ء میں اس کے بیشتر حصے پر اسرائیل نامی ایک ناجائز یہودی ریاست قائم کردی گئی، ۱۹۶۷ء میں اسرائیل نے فلسطین کے دار الحکومت "بیت المقدس" پر بھی قبضہ کرلیا، اسرائیلی لوگ بیت المقدِس کو "یروشلم" کہتے ہیں، یہ شہر مسلمانوں کے ساتھ ساتھ یہود اور نصاریٰ کے نزدیک بھی مقدّس ہے۔

عزیزانِ محترم! فلسطین اپنے محلِ وُقوع کے اعتبار سے انتہائی اہمیت کا حامل ملک ہے، یہ سرزمین دنیا کے شمالی حصہ میں جنوب مغربی ایشیا میں واقع ہے، اس کے مشرق میں بحرِ رُوم، شمال میں لُبنان، شمال مشرق میں ملکِ شام، مشرق میں اُردُن اور جنوب میں مصر واقع ہے۔ اس کا شمار مشرقِ وُسطیٰ کے ممالک میں ہوتا ہے، فلسطین جنوب کی جانب سے بحرِ احمر اور مصر کے صحرائے سینا کی حدود میں واقع ہے، اس کے پہاڑی سلسلوں میں نابُلس، کرمل، خلیل اور القُدس کے علاقے مشہور ہیں، قُدس کے پہاڑوں میں سب سے اونچا پہاڑ "جبلِ طور" ہے، اسی میں بیت المقدس کا علاقہ واقع ہے، "مسجدِ اقصیٰ" اور "قُبۃ الصخرہ" (Dome of the Rock) بھی اسی شہر کی زینت ورَونق ہیں۔

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان"، ص۶۱۱۔

مسجدِ اقصیٰ کی اَہمیت

عزیزانِ مَن! مسجدِ اقصیٰ مسلمانوں کے لیے انتہائی اہمیت کی حامل ہے، یہ کعبۃ اللہ شریف کے بعد تعمیر کی جانے والی دوسری مسجد ہے، حضرت سیّدنا ابوذر غِفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی، کہ رُوئے زمین پر سب سے پہلے کونسی مسجد تعمیر کی گئی؟ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «المَسْجِدُ الحَرَامُ» "مسجدِ حرام" (یعنی خانۂ کعبہ شریف)، میں نے پھر عرض کی کہ اس کے بعد کونسی مسجد تعمیر کی گئی؟ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى» "مسجدِ اقصی"، میں نے عرض کی: ان دونوں کی تعمیر کے درمیان کُل کتنا وقفہ ہے؟ مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «أَرْبَعُونَ عَاماً»[1] "چالیس ۴۰ سال"۔

حضراتِ ذی وقار! مسجدِ اقصیٰ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے، کہ اللہ ربّ العزّت نے اس کا شمار ان تین ۳ مساجد میں فرمایا ہے، جن کی طرف عبادت وزیارت کی غرض سے سفر کرنا مشروع قرار دیا گیا ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: (١) المَسْجِدِ الحَرَامِ، (٢) وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ، (٣) وَمَسْجِدِ الأَقْصَى»[2] "(زیادہ ثواب کے حصول کی نیّت سے) تین ۳ مساجد کے سوا کسی مسجد کا قصد کرکے سفر مت کرو: (۱) میری یہ مسجد (یعنی مسجدِ نبوی)، (۲) مسجدِ حرام، (۳) اور مسجدِ اقصیٰ"۔

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب المساجد ومواضع الصلاة، ر: ١١٦٢، صـ٢١٢.

(٢) "صحيح البخاري" باب فضل الصلاة في ...إلخ، ر: ١١٨٩، صـ١٩٠.

مسجدِ اقصیٰ میں نماز پڑھنے کی فضیلت

میرے محترم بھائیو! مسجدِ اقصیٰ کی شان وعظمت کا اندازہ اس بات سے خوب لگایا جاسکتا ہے، کہ حدیثِ پاک میں یہاں نماز پڑھنے کی بڑی فضیلت آئی ہے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، سرورِ عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «سَأَلَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حِينَ فَرَغَ مِنْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ، أَنْ لَا يَأْتِيَهُ أَحَدٌ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ فِيهِ، أَنْ يُخْرِجَهُ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ»[1] "(جب حضرت سیّدنا سلیمان علیہ السلام) مسجدِ اقصی کی تعمیر سے فارغ ہوئے، توانہوں نے اللہ تعالی سے یہ دعا کی، کہ جب بھی کوئی شخص اس مسجد میں نماز پڑھنے کی غرض سے آئے، تووہ گناہوں سے ایسے پاک ہوکر نکلے، جیسے پیدا ہوتے وقت تھا!"۔

مسجدِ اقصیٰ سے اِحرام باندھنے والے کا ثواب

عزیزانِ محترم! مسجدِ اقصیٰ سے حج یا عمرہ کے لیے اِحرام باندھنا، اگلے پچھلے تمام گناہوں کی مُعافی کا باعث ہے، حضرت سیّدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ» "جو شخص حج یا عمرہ کی نیّت سے مسجدِ اقصیٰ سے مسجدِ حرام تک، اِحرام باندھ کر تلبیہ پڑھتا ہے، اس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف کر دیے جاتے ہیں"۔ یا فرمایا: «وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ»[2] "اس کے لیے جنّت واجب ہوجاتی ہے"۔

---

(۱) "سنن النَّسائي" كتاب المساجد، ر: ۶۸۹، الجزء۲، صـ۳۷.

(۲) "سنن أبي داود" كتاب المناسك، باب في المواقيت، ر: ۱۷۴۱، صـ۲۵۶.

حضرت سیّدہ اُمِ سلَمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہی سے ایک اَور روایت میں ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، كَانَتْ لَهُ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ»(۱) "جس نے عمرہ کے لیے بیت المقدِس سے اِحرام باندھ کر تلبیہ پڑھی، یہ اس کے پچھلے گناہوں کا کفّارہ ہوجائے گا"۔

مسجدِ اقصیٰ اور گنبدِ صخرہ میں فرق

حضراتِ گرامی قدر! یہ الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا کا دَور ہے، جس کی ڈوریاں یہود کے ہاتھ میں ہیں، وہ ایک عرصہ سے یہ کوشش کررہے ہیں کہ مسلمانوں کی آنے والی نسلوں کے دل ودماغ سے، "مسجدِ اقصی" کی شبیہ مٹادی جائے، اور انہیں یہ پتہ ہی نہ چلے کہ مسجدِ اقصیٰ کسے کہتے ہیں؟ اس کی شان وعظمت کیا ہے؟ یہی وجہ ہے کہ جب ہم گوگل (Google) پر مسجدِ اقصیٰ لکھ کر سرچ (Search) کرنے کی کوشش کرتے ہیں، تو ہمارے سامنے سنہری رنگ کے گنبد کی تصویر آتی ہے۔ یاد رکھیے! یہ مسجدِ اقصیٰ نہیں بلکہ یہ تو "قُبۃ الصخرہ" (Dome of the Rock) کی تصویر ہے، اور یہ وہ مقام ہے جہاں سے ہمارے نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ معراج کے لیے تشریف لے گئے تھے، جبکہ مسجدِ اقصیٰ کا گنبد سیاہی مائل سُرمئی ہے، اور وہ حرم قُدسی کے جنوبی حصے میں واقع ہے، اس کی عمارت عام مساجد کی طرح ہے، اور اس کا اِحاطہ اس قدر بڑھا ہے کہ اس میں ہزاروں نمازیوں کے لیے گنجائش موجود ہے۔ لہذا اپنی نسلوں کو مسجدِ اقصیٰ سے متعلّق صحیح آگاہی ضرور دیں، اور اس کی اہمیت وفضیلت سے انہیں ضرور رُوشناس کروائیے!۔

---

(۱) "سنن ابن ماجه" كتاب المناسك، ر: ۳۰۰۲، صـ۵۱۲.

مسجدِ اقصیٰ میں آتشزدگی کا واقعہ

حضراتِ ذی وقار! مسجدِ اقصیٰ کے خلاف سازشیں کرنے میں، یہود ایک طویل عرصے سے مصروف ہیں، جہاں ایک طرف مسجد کے نیچے سرنگیں کھود کر اس کی بنیادوں کو کھوکھلا کیا جارہا ہے، وہیں اس میں بلا وجہ اور غیر ضروری توڑ پھوڑ کا سلسلہ بھی جاری ہے، ایسی ہی ایک سازش ۲۱ اگست ۱۹۶۹ء کو اُس وقت رَچائی گئی، جب ایک آسٹریلوی یہودی ڈینس مائیکل روحان (Dennis Michael Rohan) نے مذہبی تعصُّب کا مُظاہرہ کرتے ہوئے قبلۂ اوّل کو آگ لگا دی، مسجدِ اقصیٰ تین ۳ گھنٹے تک آگ کی لپیٹ میں رہی، اور جنوب مشرقی جانب عین قبلہ کی طرف کا بڑا حصہ شہید ہو گیا، سلطان نور الدین زنگی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا تیار کروایا ہوا تاریخی منبر بھی اسی میں نذرِ آتش ہو گیا۔

یہ منبر سلطان صلاح الدّین ایوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے بیت المقدِس فتح کرنے کے بعد وہاں نصب کیا تھا، سلطان صلاح الدین رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے قبلۂ اوّل کی آزادی کے لیے تقریبًا ۱۶ جنگیں لڑیں، وہ ہر جنگ کے دَوران اس منبر کو اپنے ساتھ رکھا کرتے؛ تاکہ فتح حاصل ہونے کے بعد اسے مسجدِ اقصیٰ میں نصب کر سکیں۔ آتش زدگی کے اس اَلَمناک واقعہ کے بعد خوابِ غفلت میں ڈُوبی اُمتِ مسلمہ کی آنکھ ایک لمحے کے لیے بیدار ہوئی، اور اسلامی ممالک نے باہم متّحد ہو کر او آئی سی (Organisation of Islamic Cooperation) نامی تنظیم قائم کر دی، تاہم ۱۹۷۳ء میں اپنے دوسرے ہی اِجلاس کے بعد سے ۵۶ اسلامی ممالک کی یہ تنظیم غیر فعّال رہی[1]۔ نیز آج کی تاریخ تک، اپنی کانفرنسز (Conferences) میں بے جان قسم کے اِعلامیے جاری کرنے کے سوا، عملی طور پر کچھ بھی نہیں کر پا رہی!!۔

---

(۱) "مسجدِ اقصیٰ" آزاد دائرۃ المعارف وِکی پیڈیا۔

دنیا بھر میں یہود کی ذلّت ورُسوائی

عزیزانِ گرامی قدر! فلسطینی ہمیشہ اپنے وطن میں رہے ہے، اسلام قبول کرنے کے بعد وہ کسی اَور دین میں داخل نہیں ہوئے، مسلمانوں نے اس خطے پر تیرہ سو ۱۳۰۰ سال تک حکومت کی، جبکہ یہودی ۱۳۵ء سے لے کر بیسویں ۲۰ صدی کے اوائل تک دنیا بھر میں ذلیل وخوار ہوتے رہے، اگر تاریخ کی ورق گردانی کی جائے تو یہ پتہ چلتا ہے، کہ یہودی قوم ہمیشہ اپنی سازشوں اور شرارتوں کے باعث، نفرت وحقارت کا نشانہ بنتی رہی، ان کی سازشوں سے تنگ آکر ہر ملک نے کبھی نہ کبھی انہیں ضرور نکال باہر کیاہے، یہ لوگ ۶۲۷ء میں سرزمین حجاز، اور ۸۹۰ء میں ملکِ شام سے نکالے گئے، اس کے بعد انہوں نے پُرتگال (Portugal) کو جائے پناہ بنایا، لیکن وہاں سے نکالے جانے کے بعد ۹۲۰ء میں انہوں نے اسپین (Spain) میں پناہ لی، ۱۱۱۰ء میں اسپین نے انہیں نکال باہر کیا، ۱۲۹۰ء میں انگلینڈ (England) سے نکالے جانے پر فرانس پہنچے، لیکن صرف ۱۶ سال بعد فرانس (France) نے بھی ان کی شرانگیزیوں سے تنگ آکر، ۱۳۰۶ء میں انہیں اپنے ملک سے نکال باہر کیا، وہاں سے بیلجیم (Belgium) پہنچے، جبکہ ۱۳۷۰ء میں چیکوسلواکیہ (Czechoslovakia) کا رُخ کیا، دس سال بعد وہاں سے بھی بھگائے گئے، وہاں سے نکلنے کے بعد دوبارہ فرانس میں پناہ لی، ۱۳۹۴ء میں فرانس نے انہیں دوبارہ ملک بدر کر دیا، پھر انہوں نے ہالینڈ (Netherlands) کو اپنا مسکن بنایا، ۱۴۴۲ء میں انہوں نے رُوس (Russia) کا رخ کیا، ۱۵۱۰ء میں روس نے انہیں اٹلی (Italy) کی طرف دھکیل دیا، ۱۵۴۰ء میں یہ لوگ جرمنی (Germany) چلے گئے۔ وہاں سے ذِلّت ورُسوائی کا سامنا کرنے کے بعد انہوں نے ترکی (Turkey) کا رخ کیا، اور بحیثیت ذِمّی یہاں آبسے، بدلتی دنیا میں

انہوں نے تعلیم و تجارت، سائنس و صنعت کے ذریعے دنیا کے مختلف ملکوں میں اپنے قدم جمانا شروع کیے، لیکن اپنی سازشوں کے باعث ہمیشہ زیرِ عتاب رہے۔

اُنیسویں ۱۹ صدی کے آخر میں مغربی روس (Western Russia) کے لوگ ان پر قہر بن کر ٹوٹ پڑے، انہوں نے ان کے مکانات مسمار کردیے، سرِ بازار ان کی خواتین کی بے حرمتی کی گئی، سترّ ۷۰ ہزار یہود بمشکل جان بچا کر روس سے نکلنے میں کامیاب ہوئے، اٹھارویں ۱۸ صدی عیسوی میں کلیسائے انگلستان (Church of England) نے ان کی تذلیل کے لیے انہیں ایک خاص قسم کا لباس پہننے کا پابند کیا، اور لوگوں کو یہ نصیحت کی کہ وہ ان کی ریشہ دوانیوں سے ہوشیار رہیں! اس کے باوجود یہود اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے، تو ان کی آبادیاں الگ کرکے ان کے گرد لوہے کی جالیاں لگا دی گئیں، بالآخر ایڈورڈ اوّل (Edward I.) بھی یہودی زعماء کو نکالنے پر مجبور ہوگیا۔

الغرض یہ لوگ دنیا میں ہر جگہ معتوب رہے، لیکن تمام تر عرصے میں خلافتِ عثمانیہ نے انہیں پناہ دیے رکھی، یہودی اسلامی ممالک کو جائے پناہ سمجھ کر، یہاں امن وسکون سے زندگی بسر کرتے رہے، لیکن انہوں نے مسلمانوں کے ان احسانات کے بدلے میں ہمیشہ احسان فراموشی کی بدترین مثالیں قائم کیں![1]۔

گریٹر اسرائیل (Greater Israel) کا قیام

حضراتِ محترم! "گریٹر اسرائیل" (Greater Israel) کے صہیونی منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے، یہود گزشتہ ایک صدی سے فلسطین میں،

---

(۱) دیکھیے: "تاریخ بیت المقدس" ص۲۳۹- ۲۴۰۔ و"فلسطین کی بابت چالیس حقائق" اِیقاظ ۱۹ مئی ۲۰۲۱ء، آن لائن ڈیجیٹل ایڈیشن۔

یہودی آباد کاری کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں، انہوں نے دنیا کے کونے کونے سے یہودیوں کو لاکر فلسطین میں آباد کیا، ۱۱۷۰ء میں بیت المقدِس میں صرف ایک یہودی تھا، ۱۷۵۰ء میں ان کی تعداد بڑھ کر ایک سو پچاس ہوگئی، ۱۹۱۸ء میں فلسطین میں صرف پچپن ۵۵ ہزار یہودی تھے، ۱۹۲۲ء میں یہ تعداد بڑھ کر ۸۲ ہزار ہو گئی، ۱۹۲۵ء میں مزید ۶۱ ہزار یہودی دنیا کے مختلف ممالک سے لاکر یہاں بسائے گئے، ۱۹۳۶ء تک بیرونِ ملک سے آنے والے یہودیوں کی یہ تعداد بڑھتے بڑھتے ساڑھے چار لاکھ سے تجاوُز کرگئی، جبکہ ۱۹۴۸ء میں نقل مکانی کرکے فلسطین آنے والے یہود نے، یہودی آبادی کو چھ لاکھ چھیالیس ۴۶ ہزار تک بڑھا دیا[1]۔

یہودیوں کی اس نقل مکانی اور آبادی کاری میں اقوامِ متحدہ، امریکہ اور یورپی ممالک نے ان کا پورا پورا ساتھ دیا، یہودی بستیاں آباد کرنے میں انہیں مالی مدد فراہم کی، بھاری رُقوم کا لالچ دے کر فلسطینیوں سے ان کی زمینیں خریدیں، اور آج یہ عالَم ہے کہ فلسطینی مسلمان اپنے ہی ملک میں بے بسی سے اَقلیت کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔

دوسری طرف اسرائیل کی حدودِ اربعہ دن بدن ہر سمت پھیلتی چلی جارہی ہیں، فلسطینی مسلمانوں کو ان کے اپنے علاقوں سے زبردستی بے دخل کیا جارہا ہے، کوئی صدائے احتجاج بلند کرے تو اُسے مَوت کی وادی میں دھکیل دیا جاتا ہے، عورتوں کی عزّت و ناموس کا دامن تار تار کیا جارہا ہے، چھوٹے چھوٹے بچوں کا قتل عام کیا جارہا ہے، اسکول، کالجز اور ہسپتالوں پر بم برسائے جارہے ہیں، انسانی حقوق کی سرِ عام پامالی کی جارہی ہے۔

---

(۱) دیکھیے: "تاریخ بیت المقدِس" ص۲۴۹۔ و "مسجد اقصیٰ ہمارے دلوں میں" ص۸۸۔ و "فلسطین کی بابت چالیس حقائق" اِیقاظ ۱۹ مئی ۲۰۲۱ء، آن لائن ڈیجیٹل ایڈیشن۔

آزادیٔ اِظہارِ رائے کے عالَمی قوانین کی دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں، فلسطینی مسلمانوں پر ہونے والے اسرائیلی مظالم کا پردہ چاک کرنے والے ٹی وی چینلز (TV Channels) کے دفاتر تباہ کیے جا رہے ہیں، فیلڈ رپورٹنگ (Field Reporting) کرنے والے صحافیوں کے کام میں رکاوٹیں ڈالی جا رہی ہیں، زخمیوں کا علاج مُعالجہ کرنے والے ڈاکٹرز (Doctors) اور فرنٹ لائن اسٹاف (Frontline Staff) کو پریشان کیا جا رہا ہے، جنگ زدہ علاقوں میں کھانے پینے کی اشیاء فراہم کرنے والوں کے ساتھ، مار پیٹ اور پکڑ دھکڑ کا سلسلہ جاری ہے، پانی اور بجلی کے کنکشن منقطع کر کے نفسیاتی طور پر ٹارچر (Torture) کیا جا رہا ہے، شہیدوں کی تدفین کرنے والوں پر بم برسائے جا رہے ہیں، دینی مقدّسات اور عبادت گاہوں پر حملے کیے جا رہے ہیں۔

دو سال قبل رمضان المبارک میں مسجدِ اقصی پر اسرائیلی فوجیوں کا حملہ، اور مسجد کی بے حرمتی کسی سے پوشیدہ نہیں! دنیا بھر کے ٹی وی چینلز (TV Channels) اور سوشل میڈیا (Social Media) کے ذریعے، یہ دردناک اور دلخراش مناظر ساری دنیا نے دیکھے، جن کا ضمیر زندہ تھا انہوں نے بلا امتیازِ مذہب اس پر احتجاج بھی کیا، لیکن نام نہاد سپر پاوَر امریکہ بہادر کی طرف سے، اسرائیلی اِقدام کی تائید نے انہیں جُمہوریت کے حمّام میں ننگا کر کے بیچ چوراہے پہ لا کھڑا کیا !!۔

اسرائیلی فوج کی تازہ ترین سفّاکیت

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! اسرائیلی مَظالم سے تنگ آکر ابھی چند روز قبل، جب چند فلسطینی مجاہدین نے اپنے جائز حقوق، اور مقبوضہ سرزمین کی آزادی کے لیے اَز سرِ نَو جدوجہد کا آغاز کیا، اور اسرائیل کی چند فوجی تنصیبات اور اَفواج کو نشانہ بنایا، تو جُمہوریت (Democracy) اور ہیومن رائٹس (Human Rights) کا نام نہاد علمبردار

یہی امریکہ (USA) انصاف کے تقاضے پورے کرنے، اور فلسطینی مسلمانوں کو اُن کا جائز حق دلانے کے بجائے، اسرائیل (Israel) کے شانہ بشانہ کھڑا ہو گیا، اور اُسے ہر قسم کے فوجی تعاوُن کی یقین دہانی کرائی، اور فلسطین کے خلاف سخت کاروائی کے لیے امریکہ نے اقوامِ متحدہ (United Nations) کی سلامتی کونسل (Security Council) کا ہنگامی اَجلاس تک بلوالیا، لیکن اِجلاس بے نتیجہ رہنے کی وجہ سے فلسطین کے خلاف سرمایہ دارانہ ریاستوں (Capitalist states) کی طرف سے کوئی کاروائی عمل میں نہ لائی جاسکی، البتہ اسرائیلی فوج نے اس موقع کو غنیمت جانا، اور فلسطین (Palestine) کے رہائشی علاقوں پر اندھا دھند بمباری کر کے اُس کی اینٹ سے اینٹ بجادی، نہتے مَردوں، عورتوں اور چھوٹے چھوٹے بچوں کا قتلِ عام کیا، مساجد کو شہید کیا، قرآنِ حکیم کی بے حرمتی کی، نیز امدادی کاروائیوں میں خلل ڈالا، اس کے باوُجود یہودیوں کے انتقام کی آگ ٹھنڈی نہ ہوئی، تو انہوں نے ملک بھر میں جنگی صورتحال کا اعلان کر دیا، اپنے جنگی طیاروں (Fighter Planes) اور ٹینکوں (Tanks) کو فلسطینی سرحد کی طرف روانہ کیا، اور فوجی طاقت کے بل بوتے پر ہر حال میں غزّہ کی پٹی (Gaza Strip) کا جغرافیہ (Geography) تبدیل کرنے کا اعلان کیا، اور اس سلسلے میں عملی اِقدام کے طَور پر متعدّد رہائشی عمارتوں کو جہادی مرکز قرار دے کر جگہ جگہ بمباری کی، اور ہر چیز ملیامیٹ کر ڈالی!۔

اتنی سفّاکیت اور جنگ کے عالَمی اُصول کی خلاف ورزی کے باوُجود انسانی حقوق کی تنظیمیں ٹَس سے مَس نہ ہوئیں، اور ان میں کوئی مذمت کے دو بول تک نہ بول سکا!۔

غیروں سے کیا شکوہ؟ ہمارے اپنوں کا طرزِ عمل بھی اُن سے کچھ مختلف نہیں رہا، جس وقت اسرائیلی فوجی ہماری مسلمان عورتوں کے گریبان چاک کر رہے تھے، دن

کے اُجالے میں ان کی عزّت و عصمت کا دامن تار تار کر رہے تھے، ہمارے بچوں کو زود و کوب کر رہے تھے، اُس وقت انہیں اسرائیلی مَظالم نظر نہیں آئے، اور آج جب چند فلسطینی مجاہدین نے جذبۂ جہاد سے سرشار ہو کر انہیں اسلام کی پاوَر (Power) کی ایک جھلک دکھلائی ہے، تو انہیں بھی انسانی حقوق کا سبق یاد آ گیا ہے، اور وہ بھی ٹی وی پر بیٹھ کر فلسطینی مجاہدین کو انسانی حقوق کے احترام کا مشورہ دیتے نظر آ رہے ہیں! ع

شرم تم کو مگر نہیں آتی!

کیا ہمارے ضمیر مر چکے ہیں؟

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! یہود و نصاری کبھی ہمارے دوست نہیں ہو سکتے، یہ ہر مشکل گھڑی میں ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے نظر آتے ہیں، پھر آخر کیا وجہ ہے کہ ہم مسلمان ایک دوسرے کی تکلیف محسوس نہیں کرتے؟ ایک دوسرے کے حق میں آواز بلند نہیں کرتے؟ آخر ہماری صفوں میں اتّحاد و یکجہتی کی کمی کیوں ہے؟ فلسطین و کشمیر، مصر و شام اور لیبیا و عراق میں بسنے والے مسلمانوں کی چیخ و پکار ہمیں کیوں نہیں جھنجھوڑتی؟ دنیا بھر میں مسلمانوں پر ظلم و ستم ہو رہا ہے! ہماری مائیں بہنیں اور چھوٹی چھوٹی بچیاں ہمیں مدد کے لیے پکار رہی ہیں! آخر کب ہم محمد بن قاسم اور صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہما بن کر ان کی آواز پر لبیک کہیں گے؟!

میرے محترم بھائیو! آئے روز مسجد اقصیٰ کی توہین و بے حرمتی، اور ہماری فلسطینی و کشمیری ماؤں بہنوں، بچوں بوڑھوں اور نوجوانوں کا، بے دردی سے قتلِ عام ہو رہا ہے، یہ مسئلہ صرف فلسطینیوں اور کشمیریوں کا نہیں، بلکہ پوری اُمتِ مسلمہ کا اجتماعی مسئلہ ہے، صرف مذمّتی بیان دے کر چشم پوشی کرنے سے کام نہیں چلے گا،

بلکہ ہمارے حکمرانوں کو عملی اِقدامات کرنا ہوں گے! اجتماعی مفاد کے پیشِ نظر ایک میز پر بیٹھ کر کوئی متفقہ لائحہ عمل ترتیب دینا ہوگا! اُمتِ مسلمہ کی کما حقُّہٗ رَہنمائی کا فریضہ انجام دینا ہوگا!؛ ورنہ یاد رکھیے! کشمیر و فلسطین میں بھڑکنے والی آگ، کسی دن ہمارے گھروں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے کر رہے گی!!

اللہ تعالی قرآنِ کریم میں جہاد کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَاۚ وَ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّاۙۚ وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِیْرًاؕ۝۷۵ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِۚ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْۤا اَوْلِیَآءَ الشَّیْطٰنِۚ اِنَّ كَیْدَ الشَّیْطٰنِ كَانَ ضَعِیْفًا﴾[1] "اور تمہیں کیا ہوا کہ نہ لڑو اللہ کی راہ میں ؟ اور کمزور مَردوں، عورتوں اور بچوں کے واسطے جو یہ دعا کررہے ہیں، کہ اے رب ہمارے! ہمیں اس بستی سے نکال جس کے لوگ ظالم ہیں، اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی حمایتی دے دے، اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی مددگار دے دے۔ ایمان والے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں، اور کفّار شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں، تو شیطان کے دوستوں سے لڑو! بے شک شیطان کا داؤ کمزور ہے"۔ صدر الاَفاضل مفتی سیّد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "اس آیت میں مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دی گئی؛ تاکہ وہ اُن کمزور مسلمانوں کو کفّار کے پنجۂ ظلم سے چھڑائیں"[2]۔

---

(١) پ ٥، النسآء: ٧٥، ٧٦.

(٢) "تفسیر خزائن العرفان" ص۱۷۱۔

اسلام کے نظریۂ جہاد سے منہ موڑنے کا نقصان

عزیزانِ مَن! امن کی باتیں بہت ہو گئیں، اب ہمیں جہاد کی تعلیمات کو عام کرنا ہو گا، اس کی اہمیت و فضیلت سے آنے والی نسلوں کو آگاہ کرنا ہو گا، انہیں یہ بتانا ہو گا کہ دینِ اسلام امن کا دَرس اُس وقت دیتا ہے جب سیّدنا بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کعبے کی چھت پر کھڑے ہو کر اذان دے رہے ہوں! بصورتِ دیگر یہی دینِ اسلام، بدر و حُنَین کی صورت میں جہاد فی سبیل اللہ کی بھی تعلیم دیتا ہے!! اگر دینِ اسلام صرف امن امن، شانتی شانتی کی رَٹ لگانے سے پھیلتا، تو سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سترہ ۱۷ غزوات میں بنفسِ نفیس شرکت نہ فرماتے!!۔

میرے محترم بھائیو! یہ حقیقت ہے کہ جب سے ہم نے جہاد سے منہ موڑا ہے، کفّار و مشرکین کے دلوں سے ہمارا رُعب و دَبدَبہ ختم ہو گیا ہے، یقین جانیے! آپ آج جہاد کا اعلان کر کے دیکھیں، دنیا بھر کے کفّار و مشرکین پر لَرزہ و ہیبت طاری ہو جائے گی، کشمیر و فلسطین آزاد ہوں گے، ان علاقوں میں امن قائم ہو جائے گا، اقوامِ متّحدہ اور یورپی یونین میں بیٹھے عالَمی دہشتگرد، آپ پر دھونس جمانا بند کر دیں گے!۔

دعا

اے اللہ! ہمارے فلسطینی بھائیوں کی مدد و نصرت فرما، انہیں کامیابی و کامرانی سے ہمکنار فرما، ان کی حفاظت فرما، انہیں یہود و نصاریٰ اور استعماری قوّتوں سے نَجات عطا فرما، ہمارے دلوں میں جذبۂ جہاد کا دریا مَوجزن فرما، ہمیں جہاد کی تعلیمات کو عام کرنے اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرما!۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن و سُنّت کے مطابق اپنی

زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحُسن و خوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت والفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی و چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.